اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے

مذہبی اسماء و القاب کے اختیار و انتخاب مین اصل تو یہی ہے کہ جو لقب مذہبی کوئی شخص اپنے لیے انتخاب کرے اس کی مفہوم کا مصداق و مورد بنکر دکہا دے چنانچہ ایک اسلامی حکیم کا مدعیان پیروی شریعت کے حق مین قول ہے ؎

قدم باید اندر شریعت نہ دم
کہ اصلے ندارد دم بے قدم

جسکی تایید آیات منقولہ حاشیہ مین پائی جاتی ہے۔

ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا - الی قوله ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه (آل عمران ع ۷)
لیس بامانیکم ولا امانی اهل الکتاب الآیة (نساء - ع ۱۸)
قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا - (الحجرات ع ۲)

مگر ہم موجودہ اہل مذاہب کے مذہبی القاب کو اس کسوٹی پر لگاتی ہین تو فی صدی ایک کو بہی اس اصل اصیل کے مطابق صحیح نہین پاتے آخر ناچار ہوکر یہی کلمہ زبان پر لاتے ہین کہ اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے ہی ہے۔

دنیا مین اسوقت اہل مذاہب ذیل پائے جاتے ہین۔

ہندو - مسلمان - عیسائی وغیرہ - پہر مسلمانون سے شیعہ سنی وغیرہ پہر سنیون مین سے حنفی اہلحدیث وغیرہ۔

ان اہل مذاہب سے فی صدی ایک ہی ایسا نہین جو اپنے مذہبی لقب کا مصداق و مستحق ملقب ہو اور اس لقب کا مفہوم اسپر پورا پورا صادق آتا ہو۔

ہندوون مین فی صدی ایک ہی ایسا نہ نکلے گا جو اپنے کرم دہرم کا (جسکی

مذاہب ہنود مین ہدایت ہے) پابند ہوگا ایسے ہزارون بلکہ لاکھون نظر آ رہے ہین جو مسلمانون کے تہوارون اور بزرگون کو مانتے ہین - اور ان کے معابد و مزارون کو پوجتے اور ان کے (بلکہ اور اقوام کے جنکو وہ ملیچھ سمجھتے ہین) ہاتھ سے (دودھ گھی - مرکب اوویات وغیرہ) کھاتے پیتے ہین جو مذہب ہنود کے مخالف امر ہے -

عیسائیون مین مسلمانون کے عندیہ مین ایک بھی جو حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتا ہو عیسائی نہین ہے کیونکہ مسلمانون کی کتاب (قرآن مجید) کی شہادت کے رو سے ان کا یہ اعتقاد تعلیم مسیح کے مخالف ہے -

> ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا الله (مائدہ ع ۱۶)
>
> لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا لله (نساء ع؟)

خود عیسائیون کے نزدیک بہت سے عیسائی گروہ ایسے ہین جو عیسائی کہلانے کے مستحق نہین اور وہ حضرت عیسی کی تعلیم (جو عیسائیت کا مفہوم ہے) کے مخالف عمل و اعتقاد رکھتے ہین -

رومن کیتھلک پاک لوگون کی تصویرون اور بتون کو سجدہ کرتے ہین اور اس روٹی اور شراب کی پرستش کرتے ہین جو (بزعم نصاری) عشاء ربانی مین مسیح کے بدن اور خون کا نشان ہے -

پروٹسٹنٹ ان باتون کو کفر و باطل خیال کرتے ہین اور یہہ جانتے ہین کہ یہ باتین رومن کیتھلک نے انجیل کی تعلیم مین از خود ملا دی ہین -

پروٹسٹنٹ مین کئی فرقے ہین جیسے **لوتھرن - انگلش پریسبیٹیرین - کونگریگیشنل - یونی ٹیرین** - جو آپس مین کم و بیش اختلاف رکھتے ہین اور ایک دوسرے کے عمل و اعتقاد کو مسیحی تعلیم کے مخالف

جانتے ہین۔

مسلمانون کا حال ہمارے اسلامی بھائیون پر مخفی نہین ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ بانی اسلام نے اسلام و ایمان کس عمل و اعتقاد کو ٹھرایا ہے۔ اور وہ موجودہ مسلمانون سے فی صدی کتنے اشخاص مین پایا جاتا ہے اور کفر و شرک جو اسلام و ایمان کی اضداد ہین کس عمل و اعتقاد کو قرار دیا ہے اور اس سے فی صدی کتنے مسلمان بری ہین۔

اس مقام مین ہم چند **تمثیلات** (جن سے ہمارے اسلامی بھائی خوب واقف ہین) ولیکن کم توجہ و تساہل ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہین۔ ان تمثیلات مین اگر ہم مسلمانون کی گور پرستی و پیر پرستی کو ذکر کرین تو ہمارے بھائی ہم کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دے کر کسی مکروہ لقب سے ملقب کرین گے لہذا انکے ان کے ایسی تمثیلات کو ذکر کیا جاتا ہے۔ جنکو اسلام و اکابر اہل اسلام سے تعلق نہو۔

ہزارون مسلمان سکان دیہات و کوہستان کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا نہین جانتے۔ اور ہزارون ایسے ہین جو عربی کلمہ پڑھ لیتے ہین پر وہ اس کلمہ کے مضمون سے آگاہ نہین۔ جہ جاے اور امور ایمان (تصدیق کتب و ملائکہ و روز جزا و قدر خیر و شر) سے جنکو کتاب و سنت نے جزء ایمان ٹھرایا ہے۔

> امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ۔ (بقرہ ع ۴۰)
> الایمان ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ و شرہ۔ (مشکوۃ صفحہ ۳)

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو ارکان اسلام نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا (مشکوۃ صفحہ ۱۱)

سے ایک ہی ادا نہین کرتے اور بہت ایسے ہین جو ان ارکان کو ارکان اسلام نہین جانتے حالانکہ کتاب وسنت نے ان امور کو ارکان اسلام قرار دیا ہے۔

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو بیع شرا شادی غمی وغیرہ معاملات دنیاوی مین احکام شریعت کی پیروی نہین کرتے غیر اقوام کی رسم و رواج پر چلتے ہین۔ اور کبھی مجلسون اور عدالتون مین برملا کہدیتے ہین کہ ہم کو فلان معاملہ (لین دین یا وراثت وغیرہ) مین رواج پر عمل منظور ہے شریعت کی پیروی منظور نہین ہے۔ حالانکہ اسلام جملہ امور مین شریعت کی پیروی کو واجب ٹھہراتا ہے اور شریعت سے انحراف انکار کرنے کو (ایک ہی معاملہ مین کیون نہ ہو) کفر قرار دیتا ہے۔

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (ن ع ۹)
ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ و ومطلب دم امرئ مسلم بغیر حق لیہریق دمہ (رواہ البخاری مشکوۃ صفحہ ۱۹)

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو سیتلا ماتا پوجتے ہین تھانون درختون کی پوجا کرتے ہین بسنگر دیوتا کا برت (روزہ) رکھتے ہین۔ جوگیون برہمنون کو مانتے اور ان سے غیب کی باتین

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ (الحج ع ۴)
قال رسول اللہ صلعم من اتی کاہنا فصدقہ

عما یقول نفد بری مما انزل علی محمد رواہ ابوداؤد
(مشکوۃ صـ ۳۸۵)

پر جبکہ انپر یقین رکھتے ہین حالانکہ ان امور کو اسلام نے کفر قرار دیا ہے ۔

پہہ عام مسلمانون کا حال وجال مخالف دعوے دلقب اسلام وایمان ہے اب ہم انکے بعض خواص العلماء بلکہ اہل اجتہاد کا حال اس لیے بیان کرتے ہین کہ مبادا عام مسلمانون کے فعل وقول کو ہمارے ناظرین لائق تمسک نہ سمجہین اور یہہ کہین کہ عوام جہلا کا فعل و قول کب لائق شمار ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ نکل سکے ۔

مسلمانون مین بہت سے فرقے اہل علم و اجتہاد ایسے ہین جنکے عقاید فرقہ اہل سنت وجماعت کے عندیہ مین تعلیم اسلام کے مخالف ہین ۔

فرقہ حروریہ (خوارج) مین سے ازرقیہ قائل ہین کہ ان کے سوا

الازرقیۃ قالوا لا نعلم احدا مؤمنا و
کفروا اہل القبلۃ الا من دان بقولہم
(تلبیس ابلیس للامام ابن الجوزی)
قال رسول اللہ صلعم ثلث من اصل الایمان
الکف عمن قال لا الہ الا اللہ الحدیث
(مشکوۃ صفحہ ۹)
و الثعلبیۃ قالوا ان اللہ لم یقض ولم یقدر
و الحازمۃ قالوا ما ندری ما الایمان
والخلق کلہم معذور
و الثنویۃ وھی التی زعمت ان الخیر
من اللہ والشر من ابلیس (تلبیس ابلیس)

سبھی اسلامی فرقے کافر ہین (جسکو اہل سنت حدیث منقولہ حاشیہ کے مخالف سمجہتے ہین) ۔

ثعلبیہ (قدریہ کیطرح) قائل ہین کہ خدا کی تقدیر کچہ نہین ہے (جو اہلسنت کے نزدیک آیات منقولہ صـ ۳۶۱ کی مخالف ہے)

حازمیہ کا قول ہے کہ ہم نہین جانتے کہ ایمان کیا چیز ہے اور مخلوقات سبھی صاحب عذر ہین ۔

فرقہ قدریہ مین سے ثنویہ قائل ہین کہ خالق خیر کا خدا ہے خالق شر شیطان ہے

والمعتزلة الذين قالوا بخلق القرآن وجحدوا الرؤية۔ (تلبیس ابلیس)	(جو اہل سنت کے نزدیک تعلیم قرآن کی مخالفت ہے) اور معتزلہ قائل ہین کہ قرآن مجید مخلوق ہے اور خدا کا دیدار قیامت کو نہو گا (جو اہل سنت کے نزدیک آیۃ منقولہ حاشیہ کی مخالف ہے)
وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (القیمۃ ع۱)	
النظامية تبعوا اكثرهم النظام فى قوله من زعم ان الله شئ فقد كفر (تلبیس ابلیس)	نظامیہ قائل ہین کہ جو شخص خدا کو شئے کہے وہ کافر ہے (جو اہل سنت کے نزدیک اس آیۃ کے مخالف ہے جس مین خدا نے اپنے آپ کو خود شئے کہا ہے)۔
قل اى شئ اكبر شهادة قل الله۔ (انعام ع۲) قال البخارى سمى الله نفسه شيئا (بخاری صفحہ ۱۱۰۳)	
التاسعة قوله فى اعجاز القرآن انه من حيث الاخبار عن الامور الماضية والآتية × × × × حتى لو خلاهم لكانوا قادرين على ان ياتوا بسورة من مثله فصاحة وبلاغة ونظما (الملل والنحل للشهرستانی)	فرقہ نظامیہ کے رئیس نظام سے کتاب الملل و النحل عبد الکریم مشہور ستانی مین بہت سی عجائبات منقول ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک عقاید اسلامیہ وتعلیمات قرآنیہ کے مخالف ہین۔ ازانجملہ یہ کہ قرآن مجید بلاغت وفصاحت مین معجز نہین ہے۔ گو اخبار غیب بتانے کی نظر سے معجز ہے۔

اور فرقہ جہمیہ سے زنادقہ قائل ہین کوئی شخص وجود خدا کو ثابت نہین

الزنادقة قالوا ليس لاحد ان يثبت لنفسه ربا لان الاثبات لا يكون الا	کرسکتا۔ کیونکہ خدا حواس مین نہین آتا۔

الابعد ادراک الحواس -

الحرقیة زعموا ان الکافر تحرقه النار مرة واحدة ثم یبقی محترقا ابدا لا یجد حر النار (تلبیس ابلیس)

کلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غیرها لیذوقوا العذاب (نساء ع ۱)

الفانیة زعمت ان الجنة والنار یفنیان ومنهم من قال لم یخلقا (تلبیس ابلیس)

اور حرقیہ قائل ہین کہ کافر کو دوزخ مین ایک ہی دفعہ عذاب ہوگا جب وہ جل چکے گا تو پہر وہ آگ کا دکہہ نہ پائیگا (جو آیت منقولہ حاشیہ کے مخالف ہے) -

اور **فانیہ** قائل ہین کہ دوزخ بہشت آخر فنا ہون گے - اور بعض قائل ہین کہ وہ ہنوز مخلوق ہی نہین -

فرقہ مرجیہ سے تارکیہ قائل ہین کہ بجز ایمان مخلوق پر خدا کا کوئی فرض

التارکیة قالوا لیس علی خلقه فریضه سوی الایمان فمن امن به وعرفه فلیفعل ماشاء -

المشبهة یقولون بصرة کبصری وید ہ کیدی (تلبیس ابلیس)

یا حکم نہین ہے جو شخص خدا کو مان لے وہ جو چاہے سو کرے

اور مشبہہ قائل ہین کہ خدا کی آنکھہ ایسی ہے جیسے ہماری - اور اسکا ہاتھہ ایسا ہے جیسا ہمارا ہاتھہ -

فرقہ **رافضہ سے اسحاقیہ** قائل ہین کہ نبوت کا سلسلہ قیامت تک رہی

الاسحاقیة قالوا النبوة متصله الی یوم القیامة وکل من یعلم علم اهل البیت فهو نبی - النادوسیة قالوا علی افضل الامة فمن فضل غیره فقد کفر - (تلبیس ابلیس)

گا جس نے اہل بیت کا علم سیکھہ لیا وہ نبی ہے -

نادوسیہ کا اعتقاد ہے جو حضرت علی کو تمام امت سے افضل نہ کہے وہ کافر ہے -

التناسخية قالوا الارواح تتناسخ فمن كان محسنا خرجت روحه فدخلت في خلق سعيد في عيشه ومن كان مسيئا دخلت روحه في خلق شقي بعيشه

تناسخیہ قائل ہین کہ ارواح مین تناسخ ہوتا ہے نیک شخص کی روح نکلتی ہے توکسی خوش عیش کے قالب مین جاتی ہے برے کی روح بد حال کے قالب مین۔

الرجعية زعموا ان عليا واصحابه يرجعون الى الدنيا وينتقمون من اعدائهم (تلبیس ابلیس)

اور رجعیہ قائل ہین کہ حضرت علیؓ اور انکے ساتھہ والے پھر دنیا مین آئین گے اور اپنے اعدا سے بدلہ لین گے

اور ایک فرقہ جبریہ سے کسبیہ کہتے ہین کہ بندہ نہ ثواب کماتا ہے نہ عذاب وہ محض مجبور ہے۔

الكسبية قالوا لا يكتسب العبد ثوابا ولا عقابا. الحبية قالوا من شرب كاس محبة الله سقطت عنه عبادة الاركان (تلبیس ابلیس)

اور حبیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس نے خدا کی محبت کا جام پیا اسکو نماز روزہ وغیرہ معاف ہوا۔

اسی قسم کے ان فرقون اور ان سے بہائیون کے اعتقادات ومقالات اور ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک اسلام کے مخالف ہین

اکثر موجودہ سنیون اور ان مین سے حنفیون کا وہی حال ہے جو عام مسلمانون کا حال بیان ہوا ہے جو کفریات وشرکیات پہلے بیان ہو چکی ہین ان کے مرتکب اکثر یہی لوگ ہین جو اہلسنت وجماعت اور حنفی المذہب کہلاتے ہین۔ مسلمانان ہندوستان سے اکثر یہی لوگ ہین جو امور ایمان سے بے خبر ہین۔ یہی احکام شریعت کے پابند نہین ہین۔ یہی سیتلا ماتا پوجتے ہین تہانون استہانون کی منتین مانتے ہین وعلی ہذا القیاس وبا اینہمہ پھر مذہب پوچھو تو کہتے ہم اہل

اہل سنت جماعت اور حنفی المذہب ہین۔

ان کے اس حال و قال کی کیا اچھی یہہ حکایت ہے۔

یون تو ہے انکو دین کا اقرار کام دیکھو تو ساری شیطانی

شاہ جیلان کے فعل سے بیزار نام کیا ہے غلام جیلانی*

اور خاص کر حنفیون کے حنفی کہلانیکا یہہ حال ہے کہ حنفیون مین سے فی ہزار ایک بھی ایسا نہین ہے جو حنفی کہلانے کا مستحق اور اس نام کا مصداق ہو۔ اس کی وجہ علاوہ ان وجوہات کے جو اکثر مسلمانون یا سنیون یا حنفیون کے مسلمان یا سُنی یا حنفی نہ ہونے کے لیے بیان ہوئی ہین ایک یہہ بھی ہے کہ حنفی درحقیقت وہ شخص ہے جو حنفی مذہب کی اصول سے واقف ہو اور امام مذہب کی فروع سے ماہر۔ اپنے امام یا اون کے پیرو ان کی کتب مین نظر رکھتا ہو اور ان کے اقوال پر استدلال قائم کرنے کی اسکو طاقت ہو۔ لہذا عوام کا حنفی یا شافعی کہلانا جو نہ اصول سے واقف ہین اور نہ فروع مین نظر رکھتے ہین نہ دلیل کو جانتے ہین نہ استدلال کو پہچانتے ہین حقیقت مین صحیح و درست نہین ہے اور یہہ ایسا ہے کہ کوئی جاہل و امی ہو کر صرفی یا نحوی یا حکیم کہلاوے۔

یہہ بات صرف ہم نے از خود نہین نکالی ہم سے پہلے محقق حنفیہ نے اپنے کتب اصول مین لکھہ رکھی ہے۔

سید بادشاہ اور ابن امیر الحاج نے شروح تحریر ابن الہمام مین بل قیل لا یصح للعامی مذہب لان المذہب کہا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ عامی

* ہندوستان مین اکثر لوگ جو غلام جیلانی کہلاتے ہین وہ اپنے عمل و اعتقاد کا حضرت شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب کی تعلیمات عقاید و اعمال صالحہ سے مقابلہ کرین تو یقیناً جان لین کہ ان کا غلام جیلانی کہلانا بجز اس بات کے جو مشہور کہی ہے کہ اکثر اسماء و القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے صحیح نہین ہو سکتا۔

لا يكون الّا لمن له نوع نظر و بصيرة بالمذهب
او لمن قرأ كتابا فى فروع المذهب و عرف
فتاوى امامه و اقواله و اما من لم يتأهل
لذلك بل قال انا حنفى او شافعى لم يصر من
اهل ذلك المذهب بمجرد هذا كما لو قال
انا فقيه او نحوى لم يصر فقيها او نحويا ۔
(مختصر شرح تحرير ابن الحاج للسيد بادشاہ)

کا کوئی مذہب ہی نہیں ہوتا مذہب تو اس شخص کا ہو سکتا ہے جسکو مذہب میں خود نظر اور اس کی پہچان ہو یا اس نے مذہب امام کے کتب فروعات کو پڑھا ہو اور امام کے فتوی اور اقوال کو وہ جانتا ہو پھر جو یہ لیاقت نہ رکھے اور کہدے کہ میں حنفی یا شافعی ہوں وہ حنفی یا شافعی نہیں ہو جاتا جیسے کوئی جاہل یہہ کہدینے سے کہ میں مجتہد ہوں یا نحوی ہوں مجتہد یا نحوی نہیں بنجاتا۔ اس عبارت کو شیخ محمد امین شامی نے بہی کتاب رد المحتار حاشیہ

قلت و ايضا قالوا العامى لا مذهب له بل
مذهبه مذهب مفتيه و علله فى شرح التحرير
بان المذهب انما يكون لمن له نوع نظر و
استدلال و بصر بالمذهب و اما غيره من قال انا
حنفى او شافعى لم يصر ذلك بمجرد القول كقوله انا
فقيه او نحوى (رد المحتار حاشيه در مختار)

در المختار میں نقل کیا ہے۔ اور اس سے یہہ ثابت کیا ہے کہ عامی (جاہل) کا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے اسکا مذہب وہی ہے جو اس کے مفتی (جو اسکو مسئلہ بتا دے) کا مذہب ہو۔

ایسا ہی **فاضل حبیب الله قندہاری** نے کتاب مغتنم الحصول میں

بل لا يصح للعامى مذهب و لو تمذهب به لان
المذهب انما يكون لمن له نوع نظر و استدلال
و معرفة باقوال امامه و احكامه و اما من
لم يتاهل لذلك و قال انا حنفى او شافعى كان

کہا ہے اور اسپر یہہ زیادہ کیا ہے کہ عامی کوئی مذہب اختیار بہی کرلے تو وہ درحقیقت اسکا مذہب نہیں ہو جاتا۔ اور

لغو اکقولہ انا فقیہ او نحوی (منتہم الحصول) اور اسکا حنفی یا شافعی کہلانا ایک لغو امر ہے۔

جب ان سب اہل مذاہب کا یہ حال ہے اور ان میں سے اکثر اس لقب و نام کے جس کو وہ اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں مستحق و مصداق نہیں ہیں۔ ومعہذا ان لوگوں کو انہی القاب سے ملقب و مخاطب کیا جاتا ہے تو اس سے صاف اور قطعی طور پر وہ بات ثابت ہوتی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے"۔

ہماری اس بات کو ہمارے ناظرین مان لیں گے (اور امید ہے کہ وہ بزور دلائل مذکورہ بالا اس کو ضرور مانیں گے) تو بڑے ادب و عجز کے ساتھ ان کی خدمت میں ہم اس سوال کرنے کی اجازت چاہیں گے (جو اس مضمون کی تحریر سے اصل مقصود ہے) کہ اسی عام اصول کے موافق اس زمانہ کے بیچارہ عاملین بالحدیث نے (جو کسی مذہب خاص حنفی یا شافعی کے مقلد نہیں اور بلاواسطہ ان مذاہب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور اور اسباب میں وہ اہلحدیث سلف کی روش پر ہیں) اہلحدیث کہلایا اور اپنے آپ کو بلحاظ مذہب (نہ بلحاظ علم) حدیث کیطرف منسوب کیا تو کیا غضب ڈھایا اور کیا اندھیر مچا دیا جس پر اسوقت کے ایک دو ہمعصر انسے آشفتہ خاطر ہیں اور انکو اس نام و لقب کا مستحق نہیں سمجھتے۔

ان کی خدمت میں با ادب یہ بھی سوال ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہیں تو کیا آپ حنفی کہلانے کے یا آپ کے وہ عینی اخوان جنکے افعال و شعار شمار میں آئے ہیں مسلمان سنی حنفی کہلانے کا استحقاق رکھتے ہیں؟

وہ حضرات اپنے آپ کو حنفی اور اپنے ان اخوان کو مسلمان یا سنی حنفی کہلانے کے

مستحق سمجھیں تو براہ مہربانی اپنا حنفی ہونا اس کسوٹی پر جسکا ذکر شروح تحریر در المختار وغیرہ میں ہوا ہے) لگا کر ثابت کریں - اور ہم کو اجازت دیں کہ ہم چند سوالات اصول و فروع مذہب حنفی بغرض جواب ان کے خدمت میں ارسال کریں اور وہ ان کے جوابات ایک ہی مجلس میں بلا استعانت علماء مذہب ہمارے وکیل و انسپکٹر کے سامنے لکھکر اس کے حوالہ کریں - اور اپنے عینی بھائیوں کا مسلمان سنکر حنفی ہونا ان کے افعال کی تصحیح و شریعت اسلامیہ کے ساتھ ان کی تطبیق و توفیق سے ثابت کر دیں - اس صورت میں ہم ان کے استحقاق تلقب بحنفیت و سنیت و اسلام کو مان لیں گے اور اپنے گروہ کو اہلحدیث کہلانے سے بند کر دیں گے -

ہمارے دوست یہ بھی ہمکو وصیت فرماتے ہیں کہ تم اہلحدیث نہ کہلاؤ "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" یا "مقلدین اہلحدیث" کہلاؤ -

ان القاب میں سے آخری لقب میں تو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ میں بصفحہ ۲۱۵ وغیرہ بہ تفصیل کہہ چکے ہیں کہ تنقید و تصحیح احادیث میں ہم سب ائمہ اہلحدیث کے مقلد ہیں بمضمون احادیث کے ساتھ استدلال و تمسک میں اس گروہ کے اہل علم کسی کے مقلد نہیں -

باقی ماندہ دو لقبوں سے ہم ہر ایک لقب کو اپنے گروہ کے لیے اختیار اور استعمال لقب اہلحدیث کو بپاس خاطر آپ جیسے احباب کی ترک کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ ہمکو خوشنودی مزاج کا سرٹیفکٹ (سند) دیں اور آئندہ اس گروہ کو بجز لقب "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" کسی لقب سے ملقب نہ فرمائیں اور اپنے ان عینی بھائیوں کو جو ہنوز اس تنابز بالالقاب سے باز نہیں آئے نیز منع کر دیں -

یہہ سوالات ہیں معروضات بسبیل تنزل اور آپ کے اس دعوے کو کہ لقب اہل حدیث ان ہی ائمہ سلف سے مخصوص ہے جو کتب احادیث کے مصنف اور احادیث کے جامع اور ناقد و مصحح تھے ''تسلیم کرنے کی صورت مین ہین۔

اور اگر ہم آپکے اس دعوی خصوصیت کو نہ مانین تو بلا تاویل و تکلف حقیقۃ (نہ حکما و تبعا) اہلحدیث کہلا سکتے اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ لقب ''اہلحدیث'' مین لفظ ''اہل'' بمعنے صاحب و متعلق ہے۔ اور لفظ ''حدیث'' کے دو معنی ہین ایک علم حدیث جسکی پیشہ ہے شافعین اور فنون ہین اور اس مین اتصال و انقطاع سند و صحت و ضعف سے بحث ہوتی ہے دوسرے مصداق حدیث جو مضمون حدیث قول یا فعل یا تقریر نبوی وغیرہ سے عبارت ہے۔ لہذا جب یہ لفظ ''اہل'' لفظ حدیث بمعنے اول کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہہ ایک علمی ٹائٹل (خطاب) سمجھا جاتا ہے اور اس سے وہی لوگ مراد ہوتے ہین جو علم حدیث کے بانی و متقن و ماہر ہین۔ اور جب یہ لفظ ''حدیث'' بمعنے ثانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک مذہبی خطاب سمجھا جاتا ہے (جیسے اہل ایمان و اہل اسلام) اور اس معنی کر جہلا پر (جو علما سے سنی سنائی حدیث کے مضمون پر عمل کرتے ہین اور کسیکی تقلید نہین کرتے) بھی اسکا اطلاق درست استعمال ہوتا ہے۔

ہماری یہہ بات کوئی تاویل و تکلف نہین بلکہ حق صریح ہے جسپر نفس الامر اور واقع کی شہادت پائی جاتی ہے۔

واقعی زمانہ قدیم سے دو قسم کے اہل حدیث چلے آئے ہین خواص ائمہ و علماء حدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے اور عوام عاملین بالحدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے۔

علیہم السلام

شیخ ابوبکر جوزجانی حنفی کے زمانہ مین وہ **شخص**‡ جس نے حنفی مذہب چہوڑ کر مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا اور اصحاب الحدیث کہلایا تہا کوئی عامی وامی ہی تہا ۔ وہ عالم ہوتا تو صرف نکاح کی خاطر بحث و دلائل کے بغیر اپنا مذہب نہ چہوڑتا ۔

وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کے نکاح کی طمع دیکر اس کا مذہب چہوڑایا اور اپنے مذہب مین اسکو داخل کیا تہا نیز عامی معلوم ہوتا ہے ۔ عالم ہوتا تو بزور دلائل اس کو اہل حدیث بناتا صرف نکاح دختر کی طمع دے کر اسکا مذہب جسکو وہ حق اور دین سمجہتا تہا ہرگز نہ چہوڑاتا ۔ درالمختار‡ مین بہی اصحاب الحدیث انلوگون کو کہا ہے جو حدیث کے پیرو وعامل ہو گئے تہے ۔

صرف یہی ایک بات ہے جس سے عوام حنفیہ (جو اصول و فروع مذہب حنفی سے واقف نہین) حقیقۃً **حنفی کہلا سکتے** اور وہ کہہ سکتے ہین کہ لقب حنفی کے دو معنے ہین ایک یہہ کہ وہ مذہب حنفی کے اصول و فروع سے واقف ہو اور تحقیق مسائل و استدلال پر قادر ہو اس معنے کر یہہ لفظ علمی لقب ہے جو ائمہ علماء و فقہاء مذہب حنفی کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ وہ مسائل مذہب حنفی کا (جو اس نے علماء وقت سے سنے ہین) پیرو ہو ۔ اس معنے کر یہ ایک لفظ مذہبی خطاب ہے اور اسکا اطلاق عوام جہلاء پر بہی ہو سکتا ہے ۔

اور نفس الامر مین بہی یہی بات ہے زمانہ قدیم سے دو نو قسم کے حنفی چلے آئے ہین خواص علماء جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنی اول ہوا ہے اور عوام جنپر اس لفظ کا اطلاق بمعنی ثانی ہوا ہے ۔

پہر اس محاورہ مین ہمارے بعض ہمعصرون کا نزاع کرنا و بناء علیہ اہلحدیث زمانہ

---

‡ اسکا قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین بصفحہ ۱۲۱ اور نمبر ۳ جلد ۷ مین بصفحہ ۷۰ منقول ہوا ہے ۔

‡ درمختار مطبوعہ ۱۲۹۸ھ واقع مطبع احمدی دہلی کے کتاب الوقف مین بصفحہ ۱۰۴ کہا ہے وقف علی اصحاب الحدیث لا یدخل فیہ الشافعی اذا لم یکن فی طلب الحدیث و یدخل الحنفی کان فی طلبہ اولا (بزازیہ) جسکا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے بعض

[illegible]

جو ہم نے بیان کیا ہے بعض
اشاعۃ السنہ کے نکتہ چینیون
نے اس وقف کو وقف سمجہا
اور اسکا ترجمہ یہ کیا ہے ۔
وقف ہو تو اصحاب حدیث پر
جو کسی صورت سے صحیح نہین ہو
سکتا ۔ پہر انکا اس علم و فہم
کے ساتہہ اشاعۃ السنہ کی
نکتہ چینی کے درپے ہونا بڑی
شرم کی بات ہے زیادہ ہم
کیا کہین تہذیب مانع ہے
وہ سب لفظ وقف کو صحیح
بنا دین تو ہم جیسا جاہین لیز
اسکی تصحیح نہ کرسکین تو ہمکو
صرف یہی عنایت کرین کہ آیندہ
اس فہم و علم کی ساتہہ ہمارے خطاب
سے شرم اختیار کرین ۔ ایڈیٹر
ترجمان ناگپور نے اس غلطی
کا تعاقب کیا تو بطور
تنزل اسکو صحیح تسلیم کرکے
اسکے متعلق کچہہ کہا ہے ہمارے
نزدیک ترجمان کا یہ تنزل
بیموقع ہوا آیندہ وہ
سامحت و تنزل کو
ترک کرین اور اس
غلطی کی اچہی طرح
خبر لین ۔ اور مثل
دروغ گو تا بخانہ باید رسانید
پر عمل کرین ۔

شیخ ابوبکر جوزجانی حنفی کے زمانہ مین وہ شخص[*] جس نے حنفی مذہب چھوڑ کر کر مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا اور اصحاب الحدیث کہلایا تھا کوئی عامی آدمی ہی تھا۔ وہ عالم ہوتا تو صرف نکاح کی خاطر بحث و دلائل کے بغیر اپنا مذہب نہ چھوڑ دیتا۔

وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کے نکاح کی طمع دیکر اس کا مذہب چھوڑایا اور اپنے مذہب مین اسکو داخل کیا تھا نیز عامی معلوم ہوتا ہے۔ عالم ہوتا تو زور دلائل اس کو اہلحدیث بناتا صرف نکاح دختر کی طمع دے کر اسکا مذہب جسکو وہ حق اور دین سمجھتا تھا ہرگز نہ چھوڑتا۔ در المختار[+] مین بھی اصحاب الحدیث انلوگونکو کہا ہے جو حدیث کے پیرو مگر عالم نہ ہونگے۔

صرف یہی ایک بات ہے جس سے عوام حنفیہ (جو اصول و فروع مذہب حنفی سے واقف نہین) **حقیقۃً حنفی کہلا سکتے** اور وہ کہہ سکتے ہین کہ لقب حنفی کے دو معنے ہین ایک یہہ کہ وہ مذہب حنفی کے اصول و فروع سے واقف ہو اور تحقیق مسائل و استدلال پر قادر ہو اس معنے کر یہہ لفظ علمی لقب ہے جو ائمہ علماء و فقہاء مذہب حنفی کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہہ کہ وہ مسائل مذہب حنفی کا (جو اس نے علماء وقت سے سنے ہون) پیرو ہو۔ اس معنے کر یہ ایک لفظ مذہبی خطاب ہے اور اسکا اطلاق عوام جہلا پر بھی ہو سکتا ہے۔

اور نفس الامر مین بھی یہی بات ہے زمانہ قدیم سے دونو قسم کے حنفی چلے آئے ہین خواص علماء جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے اور عوام جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے۔

پھر اس محاورہ مین ہمارے بعض ہمعصرون کا نزاع کرنا و بناء علیہ اہلحدیث زمانہ

---

[*] اسکا قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین بصفحہ ۱۲۱ اور نمبر ۳ جلد ۷ مین بصفحہ ۷۰ منقول ہوا ہے۔

[+] در مختار مطبوعہ ۱۲۹۱ھ مطبع احمدی دہلی کے کتاب الوقف مین بصفحہ ۱۱۴ کہا ہے وقف علی اصحاب الحدیث لا یدخل فیہ الشافعی اذا لم یکن فی طلب الحدیث و یدخل الحنفی کان فی طلبہ اولا (بزازیہ) جسکا خلاصہ ترجمہ وہی ہے۔

حم

جو معنی بیان کیا ہے بعض شائقین اشاعۃ السنہ کر گذشتہ چند دنون سے اس وقف کو وقف سمجھا اور اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ وقف ہو تو صحابہ حدیث پر جو کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتا۔ پھر انکا اس علم و فہم کے ساتھ اشاعۃ السنہ کی نکتہ چینی کے درپے ہونا بڑی شرم کی بات ہے زیادہ ہم کیا کہین تہذیب مانع ہے وہ صاحب لفظ وقف کو صحیح بنا دین تو ہم سمجھ جاوین نیز اسکی تصحیح نہ کر سکین تو ہم کو صرف یہی عنایت کرین کہ آئندہ اس فہم و علم کے ساتھ ہمارے خطاب سے شرم اختیار کرین لیڈر ترجمان ناگپور نے اس غلطی کا تعاقب کیا تو بطور تنزل اسکو صحیح تسلیم کر کے اسکے متعلق کچھ کہا ہے ہمارے نزدیک ترجمان کا یہ تنزل بیموقع ہوا آئندہ وہ سامحت و تنزل کو ترک کرین اور اس غلطی کی اچھی طرح خبر لین۔ اور مثل دروغ گو تا بخانہ باید رسانید پر عمل کرین۔